تبصرے

سیرت سید احمد شہیدؒ از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی تقطیع متوسط۔ ضخامت ۴۴۲ صفحات علاوہ مقدمہ و دیباچہ کے کاغذ اور کتابت و طباعت بہتر قیمت عہ/ پتہ:۔ معین الدین صاحب نمبر ۲۷ گوٹن روڈ لکھنؤ۔

مغلیہ سلطنت کے فرمانروا اکبر اعظم کے عہد میں اسلام کو جو صدمۂ عظیم پہنچا تھا حضرت مجدد الف ثانی کے دست تجدید و اصلاح نے اس کی تلافی اس طرح کردی کہ سلطنت ہند کے تخت پر شاہجہاں اور سلطان اورنگ زیب عالمگیر نظر آئے جو اپنی اسلامی سیرت و کیرکٹر کے لحاظ سے اکبر کی بالکل ضد اور جہانگیر سے بدرجہا بہتر تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام مذہبی اور سیاسی دونوں حیثیتوں سے پھر ہندوستان میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوگیا لیکن عالمگیر کو اپنا کوئی صحیح جانشین نہیں مل سکا اس لئے اس کی وفات کے بعد ہی سلطنت میں زوال شروع ہوگیا اور آخرکار اٹھارہویں صدی کے آخر میں اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ سیاسی طاقت کے زوال کے ساتھ ساتھ مذہبی، اخلاقی، معاشرتی ہر حیثیت سے مسلمانوں پر نہایت تباہ کن انحطاط چھایا ہوا تھا عقائد و اعمال کے لحاظ سے اسلام کی اصلی شکل و صورت پر غلط اوہام و رسوم کا ایسا گرد و غبار پڑا ہوا تھا کہ صورت کا پہچاننا دشوار تھا۔ مولانا نذیر احمد دہلوی نے توبۃ النصوح میں دہلی کے مسلمانوں کی سوسائٹی کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بلکہ اس سے زیادہ برا حال تمام ہندوستان کی اسلامی آبادی تھا۔ اس صورتِ حال کی اصلاح اور دین قیم کی تجدید کے لئے خدا نے اپنی سنت کے مطابق ایک جماعت پیدا کی جس کا مقصد اولین ہندوستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنا تھا۔ ہمارے خیال میں خلافتِ راشدہ کے اختتام کے بعد مسلمان مجاہدوں کی یہ پہلی جماعت تھی جو بے سروسامانی اور خرقہ پوشی کے باوصف باطل کی مختلف قوتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی اور جس کا مقصد خالصۃً لوجہ اللہ ہندوستان میں خلافت راشدہ کے منہاج پر حکومت کا قیام تھا۔ اس جماعت کو یقین تھا کہ مسلمانوں کی تمام بدعقیدگیوں اور عملی خرابیوں کا اصل سرچشمہ

ان کا صحیح طرز کی اسلامی حکومت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس لئے درس و تدریس، خانقاہ نشینی، وعظ و تذکیر اور تصنیف و تالیف، ارشاد و ہدایت کے ان تمام مختلف طریقوں کو نظر انداز کرکے اس نے اپنی تمام توجہ جہاد بالسیف پر ہی مرکوز رکھی۔ اس جماعت مجاہدین کے سرخیل و سرگروہ حضرت مولانا سید احمد شہید بریلوی تھے۔

حضرت سید صاحب کے حالات و سوانح میں یوں تو اردو اور فارسی میں چھوٹے بڑے کئی ایک رسالے موجود ہیں۔ لیکن چونکہ وہ سب قدیم طرز پر لکھے ہوئے ہیں اس لئے ان میں کرامات وغیرہ کا ذکر تو تفصیل سے ملیگا، لیکن اس جماعت کے جہاد اور اس کی حقیقت اور روح سے پوری واقفیت نہیں ہوتی۔ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہی زیر تبصرہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کا پہلا اڈیشن ۱۹۳۹ء میں چھپا تھا اور برہان میں اسی زمانہ میں اس پر تبصرہ ہو گیا تھا۔ اب مزید معلومات اور حوالوں کے اضافہ کے ساتھ یہ دوسرا اڈیشن چھپا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فن سیرت نگاری کے اعتبار سے سیرت سید احمد شہید وقت کی کامیاب تصنیف ہے اس میں حضرت سید صاحب کے خاندانی حالات، عام سوانح و سیرت، دینی اور اصلاحی مجاہدات اور پھر آپ کے جہاد اور تجدیدی کارناموں کا ذکر نہایت تفصیل اور مستند مآخذ کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ آخر میں آپ کے خلفاء اور متوسلین کا تذکرہ ہے۔ شروع میں پس منظر کے طور پر اس عہد کی دنیائے اسلام خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کی دینی و سیاسی حالت کا مختصر بیان ہے جس کے پڑھنے سے ایک مجدد کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے۔ زبان شگفتہ اور موثر ہے اس کتاب کے مطالعہ سے علمی افادہ کے ساتھ دینی اور اسلامی بصیرت بھی پیدا ہوگی اور ایمان تازہ ہو جائیگا۔

شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک | از حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی تقطیع خورد ضخامت ۱۴۴ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر قیمت مجلد قسم اول عہ پتہ:- کتاب خانہ پنجاب لاہور

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی عہد حاضر کے نامور مفکر اور مجاہد اسلام ہیں۔ آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی کی تصنیفات اور ان کے مخصوص علم کلام کا بہت عمیق اور محققانہ مطالعہ کیا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے ایک عالمگیر اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے ایک جماعت "جمعیۃ مرکزیہ" کے نام سے بنائی جس کی